سوال

(124) بریلوی عقیدہ رکھنے والے حنفی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بریلوی عقیدہ رکھنے والے حنفی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں ۔ ایک امام دیوبندی عقیدہ رکھتا ہے لیکن قومہ اور جلسہ میں دعا نہیں پڑھتا اور اس کے پیچھے اہل حدیث مقتدی اس کی علجت کی وجہ سے قومہ اور جلسہ کی دعائیں نہین پڑھ سکتے، کیا ایسے امام کے پیچھے نماز ہوجائے گی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(1) کسی بریلوی حنفی کے پیچھے نماز جائز نہیں کیوں کہ ان کے بعض عقائدواعمال شرکیہ اور کفریہ ہیں (مثلاً آں حضرت ﷺ کے متعلق ان کا یہ عقیدہ کہ آپ کو غیب کا کلی .... علم تھا اور آپ ہر جگہ حاضر وناظر ہیں ۔ اوراولیاء اللہ کا ئنات عالم میں تصرف کی قوت رکھتے ہیں اور تصرف کرتے ہیں اوراہل قبور کی حاجت روا سمجھ کر ان سے استمداد واستعانت اورقبروں اورپیروں کوسجدہ وغیرہ ذلک من العقائد الکفریہ) اور شرک وکفر کرنے والوں کے پیچھے قطعاً نماز جائز نہیں ہے ۔ فإنه لا فرق بين الكفرة من اليهود والنصارى والهنادك وبين هولاء القبوريين .

(2) اگریہ دیوبندی امام رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سیدھا کھڑا ہوجاتا ہے اور سجدہ کےلیے سر جھکانے سے پہلے کچھ توقف کرکے سجدہ میں جاتا ہے اورپہلے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد بیٹھ جاتا ہے اورقدرت توقف کرکے دوسرے سجدہ میں جاتا ہے تو اس کے پیچھے اہل حدیث کی نماز ہوجائے گی اگرچہ یہ امام بجز تحمید کے قومہ اور جلسہ بین السجدتین کی دعا نہ پڑھے اورنہ اس کی قدر عجلت کی وجہ سے اہل حدیث مقتدی کوپڑھنے کا موقع ملے ۔ قومہ میں سیدھا کھڑا ہونا اور سجدہ کےلیے جھکنے سے پہلے اطمینان اورقدرے توقف کرنا اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا اوراطمینا ن اورکچھ توقف کرنا ، فرض ہے ، بغیر اس کے نما ز صحیح نہیں ہو سکتی،اوران دونوں مقاموں میں دعاء وذکر ضروری نہیں بلکہ سنت ہے ۔ لیکن تعجب ہے ان لوگوں پرجواپنے تیئں اہل حدیث والجماعت کہلوانے کے باوجود ان صحیح حدیثوں پر عمل نہیں کرتے جن میں قومہ اورجلسہ بین السجدتین کا رکوع وسجدہ کے قریب ہونا اوران دونوں مقاموں میں دعا وذکر مخصوص مروی اورمذکور ہے ۔ (بخاری ومسلم عن انس : کتاب الأذان ، باب الإكمانينة حين يرفع رأسه من الركوع 1/193 ، ومسلم کتاب الصلاۃ باب اعتدال أركان الصلاة (472) 1/344 وبراء ابن عازب (بخاری کتاب الأذان باب حدإتمام الركوع والإعتدال فيه 1/192، مسلم کتاب الصلاۃ باب إعتدال أركان الصلاة (471) 1/343)، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابن عباس (ترمذی : کتاب الصلاۃ ، باب مايقول بين السجدتين (284) 2/76 ابوداؤد : کتاب الصلاۃ ، باب الدعاء بين السجدتين (850) 1/530، ابن ماجہ : کتاب إقامة الصلاۃ ، باب مايقول بين السجدتين (898) 1/90) .احمد عن ابی ہریرۃ (مسنداحمد) ، ترمذی ، ابوداؤد ، نسائی عن رفاعة الزرقی : ترمذی کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی وصف الصلاة 302) 2/100، ابوداؤد کتاب الصلاة باب صلاة من لايقيم صلبه فی الركوع والسجود (857-

(858)1/536، نسائی کتاب الافتاح باب الرخصۃ فی ترک الذکر فی الرکوع 2/193) ،بخاری و مسلم عن ابی ہریرۃ (بخاری : کتاب الأذان ، باب مایقول الإمام ومن خلفہ إذا رفع رأسہ من الرکوع 1/193 ، مسلم کتاب الصلاۃ باب اثبات التکبیر فی کل خفض ورفع فی الصلاۃ (393)1/293) ، مسلم ترمذی ، ابوداوَد، نسائی ،ابن حبان ، دار قطنی عن علی (مسلم : کتاب صلاۃ المسافرین ، باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ (1269/532 ، ترمذی کتاب الصلاۃ ، باب مایقول الرجل إذا رفع رأسہ من الرکوع (266)2/53، ابوداوَد، کتاب الصلاۃ ، باب مایستفتح بہ الصلاۃ من الدعاء (670)1/481-482 ، نسائی کتاب الافتتاح باب الذکر والدعاء بین التکبیر والقراءۃ 129/2 ، الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان 3/187-188،سنن الدار قطنی 1/342) ، اوران حدیثوں کی دعاؤں کی بلا دلیل نفل نماز کے ساتھ مخصوص کرکے فرائض میں قصداً دیدہ دانستہ اس سنت ثابتہ کو چھوڑدیتے ہیں ۔ لکنہ لیس بأول قارورۃ کسرتہ فلا عجب فانہ قد سول لهم قرینهم ردالسنن الصحیحۃ الثابتۃ ، حتی صار ذلک عادتهم فلا یبالون بما یفعلون باحادیث رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اگر یہ دیوبندی امام قومہ میں سیدھا کھڑا ہوئے اور کچھ توقف کئے ہوئے بغیر سجدہ میں گر پڑتا ہے اور پہلے سجدہ کے بعد سیدھا بیٹھنے اور قدرے توقف کرنے کے بغیر دوسرے سجدہ میں چلا جاتا ہے تو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں ۔ (محدث دہلی ج : ش : 8 ذی القعدہ 1360ھ دسمبر 1941ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 226

محدث فتویٰ